



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا مغرب کی اذان ہوتے ہی افطار کرنا ضروری ہے یا اس میں کچھ تاخیر کر لینا بھی جائز ہے۔ چونکہ میں اپنی ڈیوٹی سے نماز مغرب کی ادائیگی کے تقریباً نصف گھنٹہ بعد ہی گھر جاسکتا ہوں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

:حدیث پاک میں آیا ہے کہ

(أَن أَحَبَّ عِبَادَ اللَّهِ إِلَيَّ أَكْثَرُ فِطْرًا، وَأَنَّ الْأُمَّةَ لَا تَزَالُ بَخِيرًا مَا عَمِلُوا الْفِطْرَ وَأَخْرَوْا السُّحُورَ)

”اللہ کے محبوب ترین بندے وہ ہیں جو افطاری میں جلدی کرتے ہیں اور امت مسلمہ اس وقت تک بھلائی کی حالت میں رہے گی جب تک وہ افطاری میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرتی رہے گی۔“

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہ ہے کہ افطاری نماز مغرب کی ادائیگی سے پہلے اذان کے پہلے گھنٹے کے ساتھ ہی کر لی جائے۔ مگر شرط یہ ہے کہ سورج کے غروب ہونے کا یقین حاصل کر لیا جائے۔ اس پر دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے کہ

(إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ ههنا وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ ههنا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَهَذَا فِطْرُ الصَّامِ)

”جب رات اس طرف سے آجائے اور دن اس طرف ختم ہو جائے اور سورج غروب ہو جائے تب روزے دار کو روزہ افطار کر لینا چاہیے۔“

ہاں مگر بادل وغیرہ کے باعث سورج کے غروب ہونے میں شک ہو یا کھانے کے انتظار کا عذر ہو یا کوئی بہت ضروری کام ہو، یا آدمی مسلسل طے کی حالت میں ہو تو افطاری میں تاخیر کرنا جائز ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ الصیام

صفحہ: 89

محدث فتویٰ